رسائل و مسائل

ربانیت اور اس کا حصول

سوال: میں چاہتا ہوں کہ جنت میں جاؤں ، اپنے نفس سے مجاہدہ کرنا چاہتا ہوں، شیطان اور خواہشاتِ نفس سے دُور ہونا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے قیامت کے دن 'ربانی بندہ' کا خطاب دے، میں اپنے مسلمان بھائیوں سے محبت کرنا چاہتا ہوں، اور یہ چاہتا ہوں کہ میرا ایمان مسلسل بڑھتا رہے۔ بتائیں میں کیا کروں؟

جواب: آپ نے جو سوالات کیے ہیں، وہ فطرتِ سلیمہ کے غماز ہیں۔ یہ عظیم تمنائیں ہیں جو پختہ ایمان سے ہی پوری ہوسکتی ہیں۔ حضرت سفیان ثوریؒ کا قول ہے کہ ایمان محض خواہشات اور چند رسومات کا نام نہیں، بلکہ ایمان تو وہ ہے جو دل میں بیٹھ جائے اور عمل سے اس کی تصدیق ہو۔ عربی کا مقولہ ہے کہ جو بلندیوں کا طالب ہوتا ہے، اسے راتیں جاگ کر گزارنا پڑتی ہیں۔ حضرت فضیل بن عیاضؒ کہتے ہیں: ''تمھارے دل ایمان کی حلاوت اس وقت تک نہیں پاسکتے جب تک تم دنیا سے بے رغبتی اختیار نہیں کر لیتے''۔ مزید کہتے ہیں: ''اگر تمھیں قیام اللیل (رات کو اُٹھ کر عبادت کرنے) اور دن کو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں تو پھر جان لو کہ تم بھلائیوں سے محروم ہو''۔ سچّے مومن کا دل دہکتے انگارے کی طرح ہوتا ہے۔ اس لیے آپؐ نے فرمایا: تمھارے دل میں ایمان پرانا ہوجاتا ہے جیسے کپڑا پرانا ہوتا ہے، تم اللہ سے سوال کرتے رہو کہ وہ تمھارے دلوں میں ایمان کو تازہ کرتا رہے۔ (مستدرک، معجم الطبرانی)

مومن کے دل کو بعض اوقات معصیت کے بادل گہنا دیتے ہیں، اور اس کے نور کو ڈھانپ دیتے ہیں جس سے وہ اندھیرے اور وحشت میں گرفتار ہوجاتا ہے۔ اگر بندے نے اپنے ایمان میں اضافہ کرنے کی کوشش کی اور اللہ سے مدد طلب کی تو یہ کالے بادل چھٹ جاتے ہیں اور دل کا نور

پھر سے بحال ہو جاتا ہے۔ لہٰذا رہ کر ایمان کی طرف واپسی ضروری ہے۔ اگر آپ ایمان کی طرف لوٹ آئے اور اس کے تقاضے پورے کر دیے تو آپ کی یہ تمنائیں پوری ہو سکتی ہیں۔ اس سلسلے میں ایک اصول ہمیشہ مدنظر رہے جس سے آپ ایمان کے ہونے یا نہ ہونے کا خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔

امام ابن جوزی کہتے ہیں: ''اے وہ کہ دروازے سے دھتکارے گئے ہو، اور جسے دوستوں کی ملاقات سے محروم کیا گیا ہے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ بادشاہ کے ہاں اپنی قدر و منزلت کا اندازہ لگا سکو تو یہ دیکھ لو کہ اس نے تمھیں کن کاموں میں لگا دیا ہے، اور تم سے کون سے کام لے رہا ہے؟ کتنے ہی بادشاہ کے دَر پر کھڑے ہیں، مگر اندر جانے کی صرف ان کو اجازت ملتی ہے جنھیں بادشاہ چاہتا ہے۔ ہر دل تقرب حاصل کرنے کے قابل نہیں، ہر سینے کے اندر محبت نہیں، ہر نسیم نسیمِ سحر نہیں''۔

اگر بندہ یہ جاننا چاہے کہ اللہ کے ہاں اس کی کیا قدر و منزلت ہے تو اسے یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ اللہ کے احکامات کی بجا آوری کس حد تک کر رہا ہے، اس کے اوقات کیسے گزر رہے ہیں، اس کے مشاغل کیا ہیں۔ اگر وہ دین کی دعوت اور لوگوں کو جہنّم کی آگ سے بچانے میں لگا ہوا ہے، جنت کے حصول، کمزوروں اور ناداروں کی مدد اور دیگر نیک کاموں میں اس کی صلاحیتیں لگ رہی ہیں، تو اسے بشارت ہو کہ اسے بادشاہ کا تقرب حاصل ہے۔ اس لیے کہ اللہ بھلائی کی اس کو توفیق دیتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ لیکن اگر وہ دعوتِ دین کے کام سے دُور ہے، بھلائی کے کاموں سے محروم ہے، محض دنیا کمانے میں لگا ہوا ہے، قیل و قال اور باتیں زیادہ مگر عمل کچھ نہیں، یا اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے لگا ہوا ہے، تو اسے جان لینا چاہیے کہ وہ اللہ سے دُور ہے، جنت سے قریب کرنے والے اعمال سے محروم ہے: مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَالَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ (بنی اسرائیل ۱۷:۱۸) ''جو کوئی (اس دنیا میں) جلدی حاصل ہونے والے فائدوں کا خواہش مند ہو، اسے یہیں ہم دے دیتے ہیں جو کچھ بھی جسے دینا چاہیں، پھر اس کے مقسوم میں جہنّم لکھ دیتے ہیں جسے وہ تاپے گا، ملامت زدہ اور رحمت سے محروم ہو کر''۔

اگر تم چاہتے ہو کہ بھلائی اور نیکی کے تمام کاموں میں تم سبقت حاصل کرتے رہو، ربانی بندہ، والدین کا فرماں بردار اور جنت کے طالب بنو، تو یہ کام کرو:

- ایمان کو اپنے اندر بیدار رکھو۔ ایمان ہی سے ایک مومن دنیا اور آخرت کی بھلائیاں